بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ — ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۹ شہادت ۱۳۴۴ ہش ۶ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۹ اپریل ۱۹۶۵ء	نمبر ۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ اپریل بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا پرستی انسان کی بہت بڑی غلطی ہے یہ اسے ہلاک کئے بغیر نہیں رہتی

اے نادان! دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان! کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے اس عیال کیلئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے۔ سو تو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہیں ہوں گے۔ جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں وہ اگرچہ ہزار کوس پر بھی ہیں تاہم مجھے لکھتے رہتے ہیں اور دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں موقعہ دے تا وہ برکاتِ صحبت حاصل کریں۔ مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گزر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

———————

اخبار احمدیہ

— • سال رواں کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے بجٹوں کا ایک تہائی چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا بعض مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی لہٰذا تمام زعمائے انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف فوری طور پر توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

— • فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ امتحان کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ (پہلی سے آٹھویں تک) ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک جاری رہے گا سکول ہذا میں تعلیم دینے کے خواہشمند احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو داخل کرا کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ پڑھائی تسلی بخش ہے اور سکول ہر جہت سے بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

(ہیڈ مسٹرس)

— • انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ختم ہو چکا ہے جن اراکین کے ذمہ ۱۹۶۴ء کے چندوں کا بقایا ہو مجالس ان سے بقایا کی رقوم وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوا دیں رقوم بھجواتے وقت مرکز کو اطلاع دی جایا کرے کہ اس مرسلہ رقم میں اس قدر بقایا کی رقم شامل ہے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

— • ربوہ ۸ اپریل۔ گزشتہ کئی روز یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ اور رات کو ہلکی بارش بھی ہو جاتی رہی۔ گزشتہ رات بھی بارش ہوئی۔ آج صبح مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹۔ اپریل ۶۵ء

اتحاد کی بُنیاد

اگرچہ شاید پاکستان کے تمام اہلِ علم حضرات چاہتے ہیں کہ مسلمان فرقوں میں اتحاد ہو جائے مگر افسوس کہ ابھی تک اس میں کوئی کامیابی ہوتی نظر نہیں آ رہی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اخبارات میں آئے دن بعض اہلِ علم حضرات کی طرف سے اتحاد و اتفاق کی اپیلیں شائع ہوتی رہتی ہیں اس کے باوجود ایسے واقعات بھی روز سُننے میں آتے ہیں کہ فلاں جگہ کسی مسجد پر جو فلاں فرقہ کی تھی ایک دوسرے فرقے نے قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ خون خرابہ ہوا اور کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ ابھی حال میں ہی بعض دینی اخبارات میں ایک واقعہ شائع ہوا تھا .... کہ ایک فرقہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے فلاں حضرت مولانا پر حملہ کر کے ان کو شدید زخمی کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شاید ہی کوئی مسلمان ہو گا خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا اَن پڑھ جو مسلمان فرقوں کے باہم جنگ و جدل سے خوش ہوتا ہو سوا ان لوگوں کے جن کے دنیوی مفادات لڑائی جھگڑے سے وابستہ ہیں۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ اگر دین کا درد رکھنے والے اور ملک کے بہی خواہ اہلِ علم حضرات باہم مل کر کوشش کریں اور افہام و تفہیم کے ذریعہ تمام با اثر اہلِ علم حضرات پر اثر ڈالیں تو ہمیں یقین ہے کہ زمانے کے حالات اب ایسے ہو گئے ہیں کہ شاید ہی کوئی اُجڈ قسم کا انسان ہو گا جو اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو سمجھ کر پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش نہ کرے۔

افسوس یہ ہے کہ مدتوں سے ہمارے اہلِ علم حضرات اس ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں مگر مختلف فرقوں کو صحیح راستے پر ڈالنے میں سوا ناکامی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ زبانی جمع خرچ تو بہت کیا جاتا ہے مگر عملی قدم اٹھانے سے سب ہچکچاتے ہیں۔ عملی قدم جو اٹھایا نہیں جاتا تو اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ بین المسلمین اتحاد کے حامی اتحاد کی خواہش تو بڑے دھڑلے سے ظاہر کرتے ہیں مگر کبھی سر جوڑ کر نہیں بیٹھتے کہ کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے جس کو تمام فرقوں کے اہلِ علم حضرات کو اختیار کرنیکی تلقین کی جائے۔

دوسری خامی ان متفرق تدابیر میں جو ہے وہ یہ ہے کہ اتحاد کے حامی ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کر سکے کہ مختلف فرقوں میں اتحاد کی کیا بنیاد ہو سکتی ہے محض اس بات پر زور دیئے چلے جانا کہ مسلمانوں کا خدا ایک رسول ایک اور کتاب ایک ہے پھر بھی کتاب و سنت کی تعبیروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مولوی محمد شفیع صاحب کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے باہمی اتحاد کے متعلق بعض نہایت معقول باتیں فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ان میں سے تین بڑی بڑی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ سب سے پہلی غلطی گروہ بندی ہے امت میں اختلاف، قرنِ اوّل سے چلا آ رہا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے بندوں میں مختلف قسم کی عقول پیدا کی ہیں۔ عقول میں اختلاف کی وجہ سے ان کے خیالات میں اختلاف ضروری ہے اتحاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ یا تو لوگوں کی دیانت جاتی رہے یا عقل جاتی رہے۔ جب تک یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ اختلافات جاری رہیں گے اور گروہ بندیاں ہوتی رہیں گی لیکن ان گروہ بندیوں اور جماعت بندیوں سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو لوگ ان میں شامل نہیں یا ان کی آراء سے اتفاق نہیں کرتے وہ مسلمان نہیں رہے۔ اصل غلطی ہی یہ ہے کہ ان جماعتوں، گروہوں اور فرقوں نے اپنی اپنی تعبیرات ہی کو اسلام سمجھ لیا ہے حالانکہ اسلام کے بنیادی اصول الگ ہیں اور انکی تعبیرات الگ۔ اسلام کے ان اصولوں کی تشریح و تعبیر میں اختلاف ممکن ہے لیکن اصل مقصد سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ مثلاً نماز پڑھنا، اسلام کا ایک اصول ہے۔ اس اصول سے کوئی گروہ یا فرقہ انکار نہیں کر سکتا لیکن نماز پڑھی کیسے جائے؟ اس میں دو گروہوں کی الگ الگ رائے ہو سکتی ہے لیکن کسی گروہ کی رائے حتمی یا آخری نہیں۔ ہر ایک میں کلی یا جزوی غلطی کا احتمال ہے اسی احتمال کے پیش نظر متقدمین نے اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والے گروہوں کو کبھی بُرا بھلا نہیں کہا اور نہ ان سے لڑائی جھگڑا مول لیا۔ لیکن آجکل ہر ایک گروہ کے علماء اور مختلف جماعتوں کے لیڈروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ صرف انہی کی رائے صحیح ہے باقی سب غلط، لہٰذا وہ اپنے سے اختلاف کرنے والے کو یکدم اسلام ہی سے خارج ہو جانے کا فتوےٰ لگا دیتے ہیں، یہ ہرگز درست نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ اسلام کے نام پر کام کرنیوالی ہر ایک جماعت یا پارٹی نے اپنے نظریات کی تکمیل کے لئے ایک پروگرام مرتب کر لیا ہے اس پروگرام کو صحیح اسلام سمجھ لیا گیا ہے جو اس پروگرام سے اتفاق کرتا ہے اسے مسلمان سمجھتے ہیں اور جو اس کے مطابق عمل نہیں کرتا اسے دائرۂ اسلام سے خارج۔ آپ نے کہا ایک ہی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ کوئی طریقہ آخری اور قطعی نہیں۔ ہر ایک میں غلطی یا کمی کا امکان موجود ہے اس لئے اپنے پروگرام سے اختلاف کرنیوالے کو دائرۂ اسلام سے ہی خارج قرار دیدینا بڑی مہلک غلطی ہے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ دین کی دعوت کے لئے ان اصولوں پر عمل نہیں کیا جاتا جن پر تمام انبیاء کرام کرتے چلے آئے بلکہ اپنی طرف سے طریقے وضع کر لئے گئے ہیں آج کل اسلام کی دعوت یا اپنا نظریہ اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ جیسے کسی کے لٹھ مار دیا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء کرام کی دو صفتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک نذیر ہے اور دوسری بشیر، نذیر مطلقاً ڈرانے والے کو نہیں کہتے بلکہ نذیر اس ڈرانے والے کو کہتے ہیں جو شفقت اور ہمدردی کا باعث ہو اور طریقہ دین پہنچانے کا حکمت ہے، یعنی ایسے ڈھنگ اور طریقے سے بات کرنا کہ مخاطب اس کو سننا پسند کرے اور بات اسکے دل میں اُتر جائے آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ خود موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ فصیح نہیں ہیں اور ان کے مخالف فرعون سے زیادہ گمراہ نہیں۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے کہ وہ فرعون کو اللہ تعالےٰ کا پیغام نرمی سے پہنچائیں تو ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ اپنے پیغام کو دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں بلکہ نرمی سے اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں۔" (المنبر لائل پور ۱۹۔ مارچ ۶۵ء صہ)

یہ اقتباس اگرچہ بڑا طویل ہے لیکن چونکہ اس میں بعض نہایت معقول باتیں لکھی گئی ہیں ہم نے اسے یہاں نقل کر دیا ہے۔

اسکے باوجود ہمیں نہایت افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اتحاد کا جو طریقہ آپ نے بتایا ہے وہ اتنا ہی غیر معقول ہے جتنا کہ اوپر کی باتیں معقول ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ:۔

"آپ نے تبلیغ دین کا کام کرنے والی جماعتوں اور علماء کو مشورہ دیا کہ وہ فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے اور سارا زور دوسرے فرقوں پر اپنی برتری قائم کرنے میں صرف کرنیکی بجائے ان حملوں کا جواب دیں جو غیر مسلم اقوام (قادیانیت اور عیسائیت وغیرہ) کی طرف سے اسلام پر اور اسلام کے اصولوں پر کئے جا رہے ہیں۔" (ایضاً)

حقیقت یہ ہے کہ اس سے آپ نے اپنی پہلی معقول باتوں پر بھی پانی پھیر دیا ہے۔ آپ نے یہ تو خود تسلیم کیا ہے کہ اختلافات لازمی ہیں لیکن آپ احمدیت کے اختلافات کو خود بھی برداشت نہیں کر سکے اور احمدیت کو بھی موجودہ عیسائیت کی طرح غیر اسلامی مذہب گردان دیا ہے حالانکہ احمدی اہل سنت و الجماعت کے طریق پر عامل ہیں اور فقہ میں چار اماموں میں سے کسی کی تقلید نہ کرتے ہوئے چاروں سے مستفید ہوتے اور ایک حد تک سیدنا حضرت امام ابو حنیفہ کی فقہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ تو ہے عملی حالت۔ البتہ دوسرے مسلمانوں سے انہیں یہ نظری اختلاف ہے کہ جس مسیح موعود کا وہ انتظار کرتے ہیں احمدیوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہ موعود مان لیا ہے۔ اگر مولوی محمد شفیع صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود اور الامام المہدی جب آئیں گے ان کو ماننے والا مسلمان نہیں رہے گا تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر ان کا یہ عقیدہ نہیں تو ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ آپ نے احمدیت کو قادیانیت کہہ کر اور امتِ محمدیہ سے خارج کر کے وہی غلطی کی ہے جس غلطی کو آپ مسلمانوں سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح آپ کی اتحاد کی بنیاد تو خود بخود گر پڑتی ہے۔ کیونکہ احمدیوں کو عملی طور پر تو اہل سنت و الجماعت سے کوئی خاص اختلاف نہیں ہے البتہ شیعہ حضرات سے اسی قسم کے اختلافات ہیں جس قسم کے اختلافات دوسرے اہل سنت و الجماعت کو ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ احمدیت کو دوسرے فرقوں کے اتحاد کی بنیاد بنانا ایسا ہی ہے جیسا کہ حنفی دیوبندیوں سے اختلاف کو اتحاد کی بنیاد بنائیں اس طرح یہ بنیاد ہی غلط ہے۔*

* اتحاد کی صرف ایک ہی بنیاد ہو سکتی ہے اور وہ وہی ہے جس کا ذکر خود مولوی صاحب نے نہایت وسعت سے بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک اسلام کا نام لیوا مسلمان فرقہ دوسرے فرقوں سے اختلافات کو برداشت کریگی وسعت حوصلہ سے کام لے۔ اور اس کے کسی مسلمان کہلانے والے فرد کو خارج از اسلام نہ کہا جائے۔

دارالافتاء ربوہ

حج اور قربانی کے متعلق ضروری مسائل

"چوتھی عبادت حج ہے اس عبادت کی اغراض بھی روزے اور نماز سے ملتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا وطن چھوڑنے کی عادت ڈالنا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے الگ ہونے کا خوگر بنانا۔ علاوہ ازیں قرآن کریم نے خصوصاً یہ وجہ بتائی ہے کہ اس عبادت سے شعائر اللہ کی عظمت ہوتی ہے۔ اور ان کی یاد تازہ ہوتی رہتی ہے۔ حج دراصل اس واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جو ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے اسمٰعیل کو جنگل میں چھوڑنے کے سبب سے پیش آیا۔ اور دوسرے خانہ کعبہ کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ سب سے پہلا گھر ہے جو خدائے واحد کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ پس حج میں جا کر انسان کے سامنے وہ نقشہ کھنچ جاتا ہے کہ کس طرح خدا کے لئے قربانی کرنے والے بچائے جاتے ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور حج کرنے والے کے دل میں خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کی ذات کا یقین بڑھتا ہے۔ پھر وہ اپنے آپ کو اس گھر میں دیکھ کر جو ابتدائے زمانہ سے خدا تعالیٰ کی یاد کے لئے بنایا گیا ہے۔ ایک عجیب روحانی تعلق ان لوگوں سے پاتا ہے جو ہزاروں لاکھوں سال پہلے سے اس روحانی سلک میں پروئے چلے آتے ہیں جس میں یہ شخص پرویا ہوا ہے یعنی خدا کی یاد اور اس کی محبت کا رشتہ جو سب کو باندھے ہوئے ہے خواہ پرانے ہوں یا نئے۔ علاوہ ازیں حج میں سیاسی فائدہ بھی ہے کہ ذی اثر لوگوں میں سے ایک جماعت سال میں جمع ہو کر تمام عالم کے مسلمانوں کی حالت سے واقف ہوتی رہتی ہے اور ایک دوسرے کی مشکلات سے آگاہ ہوتے اور آپس کے تعاون اور ایک دوسرے کی خوبیوں کے اخذ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۵۹)

"دنیا کے کسی مذہب میں حج فرض نہیں لیکن اسلام نے سال میں ایک دفعہ تمام صاحب استطاعت لوگوں کو ایک مرکز میں اکٹھا ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جب امیر اور غریب۔ حاکم اور محکوم۔ عالم اور جاہل سب ایک جگہ اکٹھے ہوں گے۔ تو وہ قومی ضروریات پر غور کریں گے۔ اپنی کمزوریوں پر نگاہ ڈالیں گے اور ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح حج کے ذریعہ اسلام نے مرکز کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ جس سے آگے قوم کی درستی ہوتی ہے۔ اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھا سکتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الکوثر صفحہ ۱۴۹)

"بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن عزیز و اقرباء کی قربانی کا سبق سیکھیں۔ کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے۔ اور اس جسم میں روح ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں۔ جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوتی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو اپنے ذہن میں لائے۔ اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑے ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے جہاں خدا تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا وہاں خاص قسم کے حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا۔ وہ آہستہ آہستہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے ہیں اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے۔ تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔"

(تفسیر کبیر حصہ جلد پنجم جز اول صفحہ ۳۰)

حج کس پر فرض ہے

اگر سفر کرنے کے لئے مال ہو۔ راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو۔ بال بچوں کی نگرانی اور حفاظت کا سامان ہو سکتا ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج کرنے کا حکم ہے۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۳۵)

اگر عورت ہو تو اس کے ساتھ اس کا خاوند بیٹا یا بھتیجا یا ایسا ہی کوئی اور رشتہ دار محرم جانے والا ہو۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۶۴)

"جو شخص خواہ تنگی مال یا راستہ کی خرابی یا ضعف و بیماری کی وجہ سے حج نہیں کر سکتا اور نیت رکھتا ہے کہ روک دور ہو۔ تو حج کروں وہ ایسا ہی ہے گویا اس نے حج کیا۔"

(فائل مسائل دینی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

سوال: ایک شخص جس میں شرائط حج نہیں پائے جاتے اور لوگوں سے مانگ مانگ کر روپیہ جمع کرتا ہے۔ کیا ایسا حج اس کے لئے باعث اجر و ثواب ہے۔

جواب۔ حج ایک فرض عبادت ہے اور اس کی ادائیگی اور اس کے ثواب کے لئے بعض شرطیں ہیں۔ اگر ان شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ تو نہ حج ادا ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا ثواب ملتا ہے۔ مثلاً اگر انسان نے ناجائز طریق سے مال کمایا ہو یا حج پر جاتے ہوئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا گیا ہو۔ تو اس کا حج اس کے لئے کیسے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اسی طرح اسلام میں ایسے شخص کے لئے سوال حرام ہے۔ جو خود کما سکتا ہو اور استطاعت رکھتا ہو۔ پس جو شخص بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ ایک ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ جو شرعاً جائز نہیں۔ پس ایک ناجائز طریق سے جمع کئے ہوئے پیسوں سے جو حج کیا جائیگا۔ وہ کیسے ثواب کا موجب بن سکتا ہے۔ یا اس میں کیا خیر و برکت ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ یمن کے بعض لوگ باوجود عدم استطاعت کے حج پر چلے جاتے ہیں۔ اور راستہ میں اور مکہ میں لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے تھے۔ ایسے لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔ یعنی زاد راہ لے کر حج کے لئے نکلو۔ خوشحالی اور خود کفالتی ہی میں برکت ہے۔ اس کے سوا میں خیر نہیں۔

قربانی

پانچویں عبادت قربانی ہے بہت لوگ اسلامی قربانی کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور خیال کرتے ہیں کہ قربانی کا حکم اسلام نے اسی لئے دیا ہے۔ تاکہ قربانی قربانی کرنے والے کا گناہ اٹھائے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ اسلام ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا۔ قربانی قرب سے نکلی ہے۔ قربانی درحقیقت ایک نہایت لطیف عملی زبان ہے۔ جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ لگا ہے یہ بات تو ظاہر ہے کہ دنیا میں کثرت سے تصویری اور عملی زبانوں کا رواج ہے اور باوجود زبانوں کے ترقی کر جانے اور علم ادب کے کمال کو پہنچ جانے کے یہ قدیم طریق اظہار خیالات کا اب تک دنیا میں قائم ہے۔ اور ان کے اثر کو لوگ قبول کرتے ہیں۔ تمدن کے شعبوں میں اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ مثلاً جب دو آدمی مصافحہ کرتے ہیں تو کوئی ان کو نہیں کہتا کہ تم لغو فعل کر رہے ہو۔ اور نہ کوئی اتنا غور کرتا ہے۔ کہ ہاتھ کے ملانے سے دونوں کو کیا خوشی ہوتی ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ یہ ہاتھوں کا ملانا ایک تصویری زبان ہے۔ جو قدیم رسوم کے اثر کے نیچے اب تک چلی جاتی ہے اور اب گو اس کی وجہ لوگوں کو معلوم نہیں مگر اس کا رواج چلا جا رہا ہے۔ اور دنیا کے بہترین اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ کیونکہ محبتوں کے قیام اور تعلقات کے اظہار میں ممد ہے مگر پہلے پہل جب اس کا رواج ہوا ہے۔ تو اس طرح ہوا تھا کہ دو آدمی جب آپس میں اس امر کا معاہدہ کرتے تھے کہ ایک دوسرے کی مدد کرے گا۔ اور حسب ضرورت اس کی طرف سے ہو کر لڑے گا۔ تو چونکہ دفاع اور حملہ دونوں ہاتھوں کے ذریعہ سے ہوتے تھے۔ اس لئے وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے تھے کہ اب جس پر تیرا ہاتھ اٹھے گا میرا اٹھے گا۔ اب ہم دونوں کے ہاتھ ایک ہو گئے ہیں۔ حملہ اور بچاؤ دونوں صورتوں میں یہ جمع رہیں گے غرض شروع میں کسی معاہدہ کے لئے یہ رسم جاری کی گئی۔ مگر اب علامت محبت کے اظہار کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی ایک حد تک دنیا کو اس کا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور اس کو چھوڑنے کے لئے لوگ تیار نہیں۔

غرض اشارات کی زبان ہمارے روز مرہ کے کاموں میں استعمال ہو رہی ہے اور ایسے عظیم الشان فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں انہی میں سے قربانی ہے۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے تو جان کا قربان کرنا کوئی معمولی امر نہیں ہے۔ اور طبیعت پر ایک گراں اثر ڈالتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ذبح کرنے کے

ہو چکے ہیں۔ دوسرے شخص کی طبیعت پر ضرور ذبح کرنے کا اثر ہوتا ہے اور اس وقت اس کے خیالات میں ایک وسیع ہیجان پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ اسی کے اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دیا ہے۔ یہ ان کا فعل تو کمزوری کی علامت ہے مگر اس میں شک نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور ہوتا ہے۔ اسی اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا اور اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ قربانی کرنے والا اس امر کا اقرار گویا قربانی کے ذریعہ سے اشارہ کی زبان میں کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربانی ہوا ہے۔ اسی طرح میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے جان دینی پڑے گی تو میں خوشی سے جان دوں گا۔

اب غور کرو کہ جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے اس کی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑیگا اور کس طرح وہ اپنے فرض کو یاد رکھے گا جو اس پر اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے عائد ہے۔ اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہے گی اور اس کا دل اسے کہتا رہے گا کہ دیکھ تُو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کرکے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ پس تجھے بھی اس قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے جو صداقتوں کے قیام یا بنی نوع انسان کی تکالیف کے دور کرنے کے لئے تجھے کرنی پڑے۔ اسی مضمون کی طرف قرآن کریم اشارہ کرتا ہے جب وہ فرماتا ہے کہ

لن ینال اللّٰہ لحومہا
ولا دماؤھا ولکن
ینالہ التقویٰ منکم۔
(الحج ع ۵)

اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے۔ یعنی اگر اس غرض کو پورا کروگے جس کے لئے قربانی کی ہے تو قربانی کا فائدہ ہوگا۔ ورنہ صرف گوشت کھانے اور خون بہانے کا کام تم سے ہوُا ہے۔ اور کوئی حقیقی فائدہ تم کو نہ ہوگا۔

اس بیان سے آپ لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا کہ اسلام کے نزدیک قربانیوں کی ہرگز وہ وجہ نہیں ہے جو دوسری قوموں میں ہے۔ اسلام اس مقصد کو محفوظ رکھ رہا ہے جس کی وجہ سے اس اشاروں کی زبان کو جاری کیا گیا تھا مگر دوسرے مذاہب اصل زبان کو بھول کر قربانی کے اور ہی مقصد تجویز کر رہے ہیں!

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۵۹-۶۱)

بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور .. .. ..
.. ..
.. .. قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔

اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت (لن ینال اللّٰہ) میں دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقوےٰ پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کرکے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پا لیا وہ غلطی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھا لیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا؟ یہ تو تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ جیسے مصوّر بعض تصویریں بناتے ہیں مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعہ قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں۔ ... اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دوں گا۔

اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کرکے دکھا دے۔ کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۵۷)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جماعتوں کی توجّہ کے لئے

مساجد کے قیام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بُنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصّع اور پکّی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلّفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی۔ اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمان نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا"...

"غرض جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے۔ اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۱۹
فرمودہ ۹ اگست سنہ ۱۹۰۴ء)

مذکورہ ارشاد کی روشنی میں تمام احمدی جماعتوں کو اس سال مساجد کے قیام کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے نظارت کی طرف سے عنقریب ایک سوالنامہ بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ سوالنامہ موصول ہونے پر جماعتیں اسے فوراً پُر کرکے نظارت کو بھجوا دیں۔

جلال الدین شمس
ناظر اصلاح و ارشاد

درخواستِ دُعا

میری والدہ صاحبہ گزشتہ پانچ چھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آ رہی ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ اسی طرح والد صاحب محترم کی طبیعت بھی اکثر علیل رہتی ہے۔
بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دونوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عنایت اللہ
طاہر کریانہ سٹور۔ ربوہ

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند پہلو

محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔اے بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی

(۳)

ایک اور مقام پر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بڑے ہی درد اور محبت سے فرماتے ہیں:۔

"اے میرے عزیزو! اے میرے پیارو!! اے میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!!! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو (سنو) میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے اور مجھے کون پہچانتا ہے۔ وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔۔۔۔

۔۔۔۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ پائے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانے کا حصنِ حصین میں ہی ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت در پیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہیگی۔ (یعنی روحانی رنگ میں اس کا نام و نشان تک مٹ جائے گا) مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہ جو بدی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴)

خدا کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے والا ہر شخص خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ طاقتور ہو یا کمزور۔ ہمیشہ ہمیش ان نصائح کو حرزِ جان بنا کر رکھے اور وہ اس نور کی کرنوں کو جو حضرت اقدس لے کر آئے قریہ قریہ بستی بستی پہنچانے والا ثابت ہو تا ظلمت کی اندھیری کوٹھڑیوں میں بھٹکنے والی روحیں بھی اس چراغ سے روشنی حاصل کر کے منّور ہو اٹھیں۔ آمین

احباب سے شفقت

اپنے دوستوں کے لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات، شفقت و مہربانی کا ایک مجسمہ تھی۔ چنانچہ آپؑ کے ایک مقرب صحابی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے۔ مجھے اس کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔"

(سیرۃ مسیح موعود صفحہ ۴۶)

پھر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضؓ سیالکوٹی خود اپنا ایک ایمان افروز واقعہ اس ضمن میں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا ایک بار

"آپؑ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندرون مکان نیا بنا تھا۔ وہاں ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی میں دوپہر کے وقت اس پر لیٹ گیا حضرتؑ ٹہل رہے تھے۔ میں ایک دفعہ جاگا تو آپؑ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں گھبرا کر ادب سے اٹھ بیٹھا۔ آپؑ نے بڑی محبت سے پوچھا کہ آپ کیوں اٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپؑ نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سو رہوں مسکرا کر فرمایا۔

"آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیئے۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کرتے تھے تو میں انہیں روکتا تھا تا آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔"

(سیرت مسیح موعودؑ صفحہ ۵۱-۵۲)

سبحان اللہ۔ کیا شان دلربائی ہے۔ آقا کا ایک جانثار فدائی چارپائی پر آرام فرما رہا ہے اور آقا ہے اس خادم کا پہرہ دے رہا ہے تا اس کی نیند خراب نہ ہو جائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یہ تو تھا دوست احباب کے ساتھ آپ کا سلوک۔ اب ذرا حضورؑ کی شفقت اور رحمت کا عالم دشمنوں سے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کوئی دشمن سے دشمن انسان ایسا نہیں جس کے لئے ہم نے کم از کم دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶-۹۷)

اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا ایک اور پہلو اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی ہے۔ اس سلسلہ میں بھی آپؑ نے اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی۔ چنانچہ آپؑ کی ہمیشہ یہی خواہش رہتی کہ لوگ بار بار قادیان آئیں اور آپؑ ہی کے ہاں قیام کریں فرمایا کرتے:۔

"زندگی کا اعتبار نہیں۔ جتنا عرصہ پاس رہنے کا موقعہ مل سکے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۱۶)

مہمانوں کی آمد سے آپؑ کو انتہائی مسرت ہوتی اور کبھی نہ گھبراتے بلکہ حتی المقدور خود مہمان نوازی کیا کرتے۔ بلکہ اس مہمان نوازی کے سلسلہ میں تو آپؑ سے کئی ایک معجزات بھی ظہور میں آئے ہیں۔ ازدیادِ ایمان کی خاطر ایک ایسا واقعہ پیش خدمت ہے:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اماں جانؓ نے ان سے فرمایا

"ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے لئے تھوڑا سا پلاؤ پکایا جو صرف آپؑ ہی کے لئے کافی ہو سکتا تھا مگر اس دن نواب محمد علی خاں صاحبؓ جو ہمارے ساتھ والے مکان میں رہتے تھے وہ اور ان کی بیوی اور بچے وغیرہ سب ہمارے گھر آگئے اور حضرت مسیح موعودؑ نے مجھ سے فرمایا کہ ان کو بھی کھانا کھلاؤ۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا کہ چاول تو بالکل ہی تھوڑے ہیں کیونکہ میں نے صرف آپؑ کے لئے تیار کروائے تھے۔ اس پر آپؑ نے چاولوں پر دم کیا اور مجھے فرمایا "اب تم خدا کا نام لے کر ان چاولوں کو تقسیم کر دو"۔ اس کے بعد ان چاولوں میں ایسی فوق العادت برکت پیدا ہوئی کہ نواب صاحب کے سارے گھر والوں نے یہ چاول کھائے اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے گھروں میں بھجوائے اور ان کے علاوہ کئی دوسرے گھروں میں بھی بھجوائے۔"

(آئینہ جمال)

اس قسم کے معجزات کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ مسیحؑ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کا عاشق صادق اپنے ادنیٰ خادموں اور غلاموں کی دلداری میں بڑی لذت پاتا اور بہت تکالیف اٹھاتا تھا۔ طوالت کے خوف سے اس ضمن میں صرف ایک واقعہ بیان کرتی ہوں۔ حضرت سیٹھی غلام نبی صاحبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ

"ایک دفعہ میں بمع اہل و عیال قادیان آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا۔ قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔ میں جب باہر آیا تو دیکھا کہ حضورؑ ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں اور فرمانے لگے کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر ۸۲۸)

گویا ہمارے آقاؑ نے حتی الامکان ان تمام اخلاقِ فاضلہ کو اپنایا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پائے جاتے تھے۔ اگر ایک طرف آپؑ کی روح خدا تعالیٰ کی والہانہ محبت میں گداز تھی تو دوسری طرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق نے آپؑ کے روئیں روئیں کو منور کر رکھا تھا۔ تبلیغ اسلام کا شوق بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اور قرآن کریم سے بھی بے پناہ محبت تھی۔ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کا بہت زیادہ خیال تھا تو اہل جماعت کا درد بھی دل میں موجزن تھا۔ دوست اور احباب سے الفت تھی تو دشمنوں کو بھی اپنی نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھتے۔ اور پھر اپنے ادنیٰ خادموں کی خدمات بجالانے میں بھی سرور حاصل کیا کرتے۔

الغرض آپ کا وجود ان گنت صفاتِ حسنہ کا حامل تھا۔

درخواست دعا:۔ جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے مسجد کے کیس کی تاریخ سماعت اب ۱۵ مئی مقرر ہوئی ہے۔ احباب کیس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا مختصر جائزہ

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۵ء پیش خدمت ہے۔ اس میں صرف اُن مجالس کے کام کا ذکر ہے۔ جو بروقت اور معین اعداد و شمار کی صورت میں اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ ان کے ساتھ ہی خاکسار تمام معتمدین مجالس کی خدمت میں التماس کرتا ہے۔ کہ وہ اعداد و شمار معین صورت میں بھجوایا کریں۔ کیونکہ صرف "تقریباً" یا "کچھ" یا "بعض" کے الفاظ اس رپورٹ میں مزید اضافے کا باعث نہیں ہوتے۔ خلاصہ کارگذاری حسب ذیل ہے:۔

شعبہ اعتماد

ماہ جنوری کے دوران مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کے مجالس عاملہ کے ۱۶۰ اجلاس ہوئے۔ جن میں مختلف تربیتی اور اصلاحی پروگراموں پر غور کیا گیا۔ اور اس عرصہ میں مجالس عامہ کے صرف ۷۳ اجلاس ہو سکے۔ جن میں تربیت اور اصلاح و ارشاد کے متعلق عملی اقدامات کے علاوہ تقاریر کروائی گئیں۔

شعبہ وقار عمل

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مجالس کے تحت ۱۳۱ بار اجتماعی وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مجموعی طور پر ۷۵۵ خدام نے شرکت کی۔ اور ۱۸۲ گھنٹے تک کام کیا۔ ان وقار عمل میں مختلف رفاہی کام کئے جاتے رہے۔ جن میں راستوں کی ہمواری۔ مساجد کی صفائی۔ کسی غریب کی دیواروں کی مرمت وغیرہ شامل ہیں۔

شعبہ تعلیم

اس عرصہ میں ۵۱ حضرات کو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سکھایا گیا۔ اور ۷۵ ایسے خدام جو قرآن کریم ناظرہ جانتے تھے انہیں باترجمہ قرآن حکیم سکھایا گیا۔ ۳۲ افراد کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ ۲۴ ناخواندہ احباب کو کام لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔ اور دستخط کرنا بتائے گئے۔ ماہ جنوری کے دوران مختلف لائبریریوں میں ۱۵ کتب کا اضافہ ہوا۔ کتب سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد ۲۱۲۹ رہی۔

اصلاح و ارشاد

زیر رپورٹ عرصہ میں اصلاح و ارشاد کے شعبہ سے متعلق درج ذیل رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ۶۵۴ خدام نے پیغام حق پہنچانے کیلئے وقت دیا۔ جبکہ ۲۱۰ خدام ایک دن رضائے الٰہی حاصل کرنے اور توحید کی اشاعت کیلئے وقف کیا۔ اس عرصہ میں ۱۲۵۱ مختلف پمفلٹ اور دوسرے کتابچے متعلق معلومات اسلامیہ تقسیم کئے گئے۔ اسی سلسلہ میں ۵۵۲ خطوط لکھے گئے۔ اس عرصہ میں ۱۶۴۴ افراد زیر تربیت ہیں۔ خدام کی ان مساعی کو اللہ تعالیٰ نے شرف باریابی بخشتے ہوئے ۲۳ پیاسی روحوں کو اس چشمۂ حق و معرفت کے آستانہ پر جھکا دیا۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک صاحب کو حج بیت اللہ کے لئے بھجواتی ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک فنڈ جمع ہوتا ہے۔ جس کے ممبر کافی خدام ہیں۔ اُن میں مزید ۵۴ خدام کا اضافہ ہوا ہے۔

متفرق مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تیس خدام پر مشتمل ۱۲ وفود تبلیغ کے لئے بھجوائے۔ جنہوں نے ۴۴ میل کا سفر پا پیادہ طے کیا اور مختلف علاقوں میں تبلیغی دورے کئے۔

مجلس سرگودھا نے ایک خاص موقع پر بڑی دلیری اور جرأت سے کافی تعداد میں لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ مجلس لاکھیانوالہ نے دو بار مذہبی امور پر مناظرہ کیا۔

خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت ۳۵۴ افراد جو مستحق تھے اُن کی ہر رنگ میں مدد کی گئی۔ ماہ جنوری کے دوران بطور نقدی امداد /۱۳۳۰ روپے مختلف مستحقین میں تقسیم کیگئی۔ ۴ من ۱۲ سیر گندم اور ۸ من ۶ سیر آٹا دیا گیا۔ ۱۸۸ مسافروں اور ناداروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۶۴ مریضوں کو دوائی دیکر ان کا علاج کیا گیا۔ تلاش روزگار کے سلسلہ میں ۵۴ افراد کو روزگار تلاش کر کے دیا اور ۱۲۲ افراد کو روزگار تلاش کرنے میں مدد دی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۴۰۴ مریضوں کی عیادت کیگئی۔ مبلغ /۴۷۵ روپے قرضہ حسنہ کے طور پر مدد دی گئی۔

۲۰۰ پارچات اور ۵۳ گز کپڑا مختلف ناداروں میں تقسیم کیا گیا۔ /۲۰۰ روپے تعلیمی وظیفہ دیا گیا۔ احباب کو انکی منزل تک پہنچایا گیا۔ ۸۰۰ خط ٹائپ کر کے دیئے گئے۔ ۲ گمشدہ بچوں کو تلاش کر کے اُنکے والدین کے سپرد کیا گیا۔ ۱۷۴ ٹیکے مفت لگائے گئے۔ ۱۷ ضرورتمندوں کو مکان تلاش کر کے دیئے گئے۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

• داخلہ فیلڈ اسسٹنٹ کلاس۔

سرگودھا و رحیم یارخاں ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس۔ یک سالہ ٹریننگ۔ شرائط:۔ میٹرک۔ سکونت ڈویژن سرگودھا۔ لاہور۔ ملتان۔ بہاولپور۔ ۱-۶-۶۵ کو عمر ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں ۱۰-۴-۶۵ تک بنام پرنسپل ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (اولڈ سیڈ فارم) سرگودھا بصورت امیدواران از لاہور و سرگودھا ڈویژن اور بنام پرنسپل ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ رحیم یارخاں بصورت امیدواران از ملتان و بہاولپور ڈویژن (پ۔ٹ ۲۲-۳-۶۵)

• ریلوے وارڈ کیپرس

اسامیاں ۱۵۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ وظیفہ ۱۱۵ ماہوار۔ تنخواہ ۱۷۵ - ۳۵۰ الاؤنسز علاوہ

شرائط:۔ بی۔ اے۔ بی ایس سی۔ عمر ۳۰-۴-۶۵ کو ۱۸ تا ۳۰

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۳۰-۴-۶۵ تک بنام چیف پرسانل آفیسر پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور (پ۔ٹ ۲۲-۳-۶۵)

• ریگولر کمشن پاکستان آرمی

سینتالیسواں پی ایم اے لانگ کورس۔ کمشن کے ساتھ ہی بی۔ اے / بی ایس سی کی ڈگری بھی ملے گی۔

ابتدائی تنخواہ بطور سیکنڈ لفٹینینٹ /۵۰۰ ماہوار۔ شرائط:۔ ایف اے۔ ایف ایس سی یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۳۰-۴-۶۵ کو ۱۷ تا ۲۲۔ فارم کسی دفتر بھرتی سے یا دفتر کالج سے لیں۔

درخواستیں ۳۰-۴-۶۵ تک بنام ایڈجوٹنٹ جنرلز برانچ پی۔ اے ڈائرکٹریٹ۔ پی اے۔ ۳ (اے) جی ایچ کیو۔ راولپنڈی۔ (پ۔ٹ ۲۱-۳-۶۵)

• سرکاری وظائف برائے تعلیم انجنیئرنگ

سرکاری وظیفہ پر چار سالہ بی ایس سی انجنیئرنگ کورس کے بعد آرمی (ٹیکنیکل برانچ) میں باقاعدہ کمشن

شرائط:۔ ایف۔ ایس سی (انجنیئرنگ) سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱-۵-۶۵ کو ۱۶ تا ۲۱۔

مئی جون ۱۹۶۵ء میں شامل امتحان ہونے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰-۴-۶۵ تک بنام پی اے ڈائرکٹریٹ پی اے۔ ۳ (اے) اے جیز برانچ جی ایچ کیو۔ راولپنڈی۔ فارم نزدیک کے دفتر بھرتی سے یا پرنسپل کالج سے لیں۔ (پ۔ٹ ۲۶-۳-۶۵)

• کلرک کم ٹائپسٹ ریلوے

اسامیاں ۱۹۔ تنخواہ ۱۱۵ - ۵ - ۱۷۵ واچ اینڈ وارڈ ڈیپارٹمنٹ

شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ عمر ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں ۲۵-۴-۶۵ تک مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں بنام وائس چیئرمین واچ اینڈ وارڈ پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور۔ (پ۔ٹ ۲۶-۳-۶۵)

• شارٹ سروس کمشن ایئر فورس

ایجوکیشن برانچ میں سپیشل پرپز شارٹ سروس کمشن۔ پی اے ایف کالج آف ایرونائیکل انجنیئرنگ کراچی میں۔

اسامیاں (۱) پروفیسر (ونگ کمانڈر) شرائط۔ ایم اے یا ایم ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن نیز پانچ سالہ تجربہ۔ (۲) ریڈرس (سکوڈرن لیڈرس) شرائط:۔ ایم ایس سی (فزکس) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن یا ایم ایس سی انجنیئرنگ۔ (۳) لیکچررس (فلائٹ لفٹینینٹ) شرائط:۔ بی ایس سی انجنیئرنگ عمر ۲۱ تا ۳۴۔ تنخواہ:۔ پروفیسر:۔ /۱۵۷۵ تا /۲۰۰۰۔ ریڈر:۔ /۱۱۵۰ تا /۱۷۵۰۔ لیکچررز /۷۵۰ تا /۱۲۰۰۔ درخواستیں ۱۵-۴-۶۵ تک بمعہ پاسپورٹ سائز فوٹو بنام ڈائرکٹر ایجوکیشن۔ ایئر ہیڈکوارٹرس پشاور۔ (پ۔ٹ ۲۶-۳-۶۵)

(ناظر تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ :- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۱۲ :-

میں مبارکہ بشریٰ بیگم بنت چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اراضی نہری تقریباً نصف مربعہ ۱۲½ ایکڑ واقعہ چک نمبر ۶۶/۵ ۔L تحصیل و ضلع منٹگمری والد صاحب سے ملا ہوا ہے۔ جو کہ میری ملکیت ہے۔ موجودہ قیمت تقریباً ۔/۱۸۷۵۰ روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ذاتی آمدنی جیب خرچ وغیرہ کوئی نہیں اگر کبھی کوئی آمدنی ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مبارکہ بشریٰ گواہ شد۔ محمد عظیم ربوہ ۸۹۶ ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد۔ محمد شریف ہیڈ کیش منٹگمری۔

مثل نمبر ۱۷۷۱۳ :-

میں ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ خان ولد چوہدری غلام محمد خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لٹ در بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو کہ میری ملکیت ہے ایک کنال اراضی نمبر ۱۹۷۲ جس پر کچھ کوٹھریاں بنی ہوئی ہیں اور جو کہ مجھے شرعی متروکہ جائداد ملی ہے واقعہ کریم پورہ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ اس کی موجودہ قیمت مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ چار کنال اراضی از کھاتہ نمبر ۷۴ نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ اس

کی قیمت مبلغ ۔/۱۶۷۵ روپے ادا کی گئی ہے اس کی تاحال رجسٹری نہیں ہوئی۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۰۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کراتا رہوں گا۔ العبد غلام اللہ ولد غلام محمد خان صاحب مرحوم۔ گواہ شد محمد حسین ولد نبی بخش صاحب مرحوم پشاور۔ صدر۔ گواہ شد۔ مولا بخش ولد چوہدری محمد دین صاحب مرحوم پشاور صدر۔ ۲۳/۳/۶۵۔

مثل نمبر ۱۷۷۱۴ :-

میں نواب بی بی زوجہ نواب خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک ۱۷ رج ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کا دسواں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں مہر مبلغ ۔/۲۳۲ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد جو میرے پاس موجود ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰

حصہ دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری ذاتی آمدنی کوئی نہیں۔

الامنہ۔ نشان انگوٹھا نواب بی بی

گواہ شد۔ نواب خان خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال

۲۶/۲/۶۵

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۷ اپریل۔ اخبارات نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ اگر شیخ عبداللہ واپس آئے تو انہیں بھارتی حکمرانوں کی طرف سے ناخوشگوار صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہو سکتا ہے کہ ان کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن اس کا انحصار بڑی حد تک ریاست کی سیاسی صورت حال پر ہوگا۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ مسٹر جی ایم صادق اور مسٹر ڈی پی دھر بھارتی صدر مقام میں موجود ہیں اور بھارتی وزراء سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ ان اخبارات کا کہنا ہے کہ اس وقت حکومت کو انتہائی سخت حالات کا سامنا ہے ایک طرف ریاست میں شدید ردعمل کا خطرہ ہے اور دوسری طرف ملک میں شیخ عبداللہ کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے بہر حال اس بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ۳۰ اپریل کے بعد ہی کیا جا سکے گا جب شیخ عبداللہ فریضہ حج ادا کرنے کے بعد اپنے آئندہ لائحہ عمل کا فیصلہ کریں گے۔

● راولپنڈی ۷ اپریل۔ مشرق وسطیٰ، لندن اور دوسرے ملکوں میں کشمیری رہنما شیخ عبداللہ کی سرگرمیوں سے بوکھلا کر حکومت بھارت نے شیخ صاحب کا پاسپورٹ منسوخ کر دیا ہے اس پر پاکستان اور آزاد کشمیر میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور ہر حلقہ سے بھارتی حکومت کے اس اقدام کی شدید مذمت کی جا رہی ہے ان حلقوں کا کہنا ہے کہ بھارتی اخبارات شیخ عبداللہ کی سرگرمیوں کے خلاف ایک عرصہ سے واویلا کر رہے تھے اس کی بنا پر پاسپورٹ کی منسوخی غیر متوقع نہیں ہے۔

صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ اب ہر ملک کشمیری عوام کے لئے حق خود ارادیت کی حمایت کر رہا ہے جس نے بھارت کے حواس باختہ کر دیئے ہیں شیخ عبداللہ نے بیرون ملک کوئی نئی بات نہیں کہی ہے بلکہ بھارت کے موقف کے متعلق وہ بارہا اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس رائے کا اظہار انہوں نے بیرون ملک میں کیا ہے۔ حکومت بھارت نے جب شیخ صاحب کو پاسپورٹ جاری کیا تھا اس وقت بھارت ان کے خیالات سے پوری طور پر واقف تھا۔

● ماسکو ۷ اپریل۔ ایئر وائس مارشل نور خاں نامزد کمانڈر انچیف فضائیہ پاکستان نے کل یہاں روس کی فضائیہ کے سربراہ سے ملاقات کی۔ اس سے قبل وہ روس کے وزیر امور ہوابازی کے ساتھ متعلقہ وزارت کے دفتر میں ملاقات کر چکے ہیں۔ ایئر وائس مارشل نور خاں یہاں روس کی فضائیہ کے سربراہوں اور افسروں سے ملاقاتوں کے سلسلہ میں ماسکو ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ صدر ایوب کے دورہ لینن گراڈ میں ان کے ساتھ نہیں گئے۔

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد بھی ماسکو ہی میں ٹھہرے ہوئے ہیں تاکہ وہ روسی حکام کے ساتھ بات چیت جاری رکھ سکیں۔

● کراچی ۷ اپریل۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب سینٹو کی وزارتی کونسل میں شرکت کرنے کے لئے کل یہاں سے بذریعہ طیارہ طہران روانہ ہو گئے۔ کونسل کا اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے اس اجلاس میں کشمیر کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔

وزیر خزانہ کے ہمراہ پاکستان کے پانچ سرکاری افسروں کی جماعت بھی تہران گئی ہے جس میں جنرل موسیٰ، کمانڈر انچیف پاکستان آرمی۔ مسٹر سلمان علی ڈائرکٹر جنرل وزارت خارجہ مسٹر اکبر عادل مقصود نہیں؟ ڈویژن کے ماہر اقتصادیات اور مسٹر ایم اے رحمٰن ڈائرکٹر وزارت خارجہ شامل ہیں۔ جنرل موسیٰ پہلے ہی تہران میں موجود ہیں۔ اس وفد کی امداد کے لئے پاکستان کے سفیر متعین ایران بھی اجلاس میں شریک ہوں گے۔

● لاہور ۷ اپریل۔ چیف سٹلمنٹ کمشنر نے متروکہ مکانوں۔ دکانوں اور پلاٹوں وغیرہ کی تعمیر کے پلاٹوں کی مستقل منتقلی کے کاغذات کے اجراء کی درخواستیں دینے کی تاریخ ۲۰ اپریل تک بڑھا دی ہے۔ اس مقصد کے لئے پہلے ۳۱ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی تھی)

● ٹوکیو ۷ اپریل۔ جاپان کی سیاسی اور سماجی تنظیموں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سرکاری طور پر اعلان کرے کہ جاپان میں امریکہ کے فوجی اڈوں کو ویٹ نام کی جنگ کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ ان تنظیموں کا یہ مطالبہ کل جاپانی اخبارات میں شائع ہوا تھا۔

جب تک مضطر ہو کر دُعا نہ کی جائے اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی

پس دعائیں کرو اور قبولیت کی اِس ضروری شرط کو مدّنظر رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قبولیت دعا کی ایک ضروری شرط کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک ہی انسان کے مختلف اضطرار ہوں میں مختلف لوگ اس کے کام آسکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے امّن یجیب المضطر اذا دعاہ مطلق مضطر جس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ وہ کس قسم کا مضطر ہو، خواہ وہ بھوکا ہو، ننگا ہو، پیاسا ہو، بیمار ہو، بوجھ اٹھائے لئے جا رہا ہو، کسی قسم کا اضطرار ہو اس کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے پھٹے پرانے کپڑے ہوں تو کوئی امیر اس کے کام آجائے مگر طبیب اس کے کام نہیں آسکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بیمار ہو تو طبیب اس کے کام آجائے مگر وکیل اس کے کام نہیں آسکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بے گناہ کسی مقدمہ میں مبتلا ہو تو وکیل اس کے کام آجائے مگر بوجھ اٹھانے کے وقت وکیل اس کے کام نہیں آسکتا ہو سکتا ہے کہ بوجھ اٹھانے کے وقت ایک زمیندار اس کے کام آجائے۔ لیکن امیر، طبیب اور وکیل اس کے کام نہیں آسکتا مگر اللہ تعالیٰ یہ سارے کام کر سکتا ہے۔ باقی انسان جس قدر ہیں وہ کسی کسی ضرورت میں کام آسکتے ہیں کوئی ایک قسم کے مضطر کے کام آسکتا ہے اور کوئی دوسری قسم کے مضطر کے کام آسکتا ہے مگر ہر قسم کے مضطرین کی ضرورتیں پورا کرنے والی خدا ہی کی ذات ہوتی ہے اور انسان کے اضطرار کی ہزاروں حالتیں ہوتی ہیں۔ بھلا ان حالتوں میں کوئی بندہ کسی کے کب کام آسکتا ہے۔ ان حالتوں میں تو کوئی بادشاہ بھی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ فرض کرو ایک شخص سخت بیمار ہے اب بادشاہ کا خزانہ اس کے کام نہیں آسکتا، بادشاہ کی فوجیں اس کے کام نہیں آسکتیں۔ بادشاہ کا قرب اس کے کام نہیں آسکتا۔ اس کے کام تو خدا تعالیٰ ہی آسکتا ہے جو ہر قسم کی بیماریوں کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہے یا ایک جنگل میں سے گزرنے والا شخص جس پر بھیڑیا یا شیر اچانک جھپٹ کر حملہ کر دیتا ہے وہ چاہے بادشاہ کا کتنا ہی منہ چڑھا ہو، یا بادشاہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو بادشاہ اس کے کیا کام آسکتا ہے یا طبیب جو اس کا علاج کرتا تھا وہ اس کے کیا کام آسکتا ہے، یا امیر جو نئے کپڑے سلا دیتا تھا وہ اس کے کیا کام آسکتا ہے یا وکیل جس نے رحم کر کے اس کا مقدمہ لیا تھا اس کے کس کام آسکتا ہے۔ جنگل میں وہ تن تنہا جا رہا ہوتا ہے کہ شیر، چیتا یا بھیڑیا اس کے سامنے آجاتا ہے ایسی حالت میں وہاں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو کام آتی ہے کوئی انسان کام نہیں آسکتا۔ تو جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے اُس وقت تک وہ مضطر نہیں کہلا سکتا۔ ... اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سب کچھ آتا ہے انسانی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ اس لئے یاد رکھو دعائیں جب تک مضطر ہو کر نہ کی جائیں یعنی اس یقین کے ساتھ کہ دنیا کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی ہستی صرف اور صرف خدا کی ذات ہے اُس وقت تک قبول نہیں ہوتیں بے شک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کو خدا کے دیئے ہوئے ہیں سے دیتے ہیں مگر بہرحال وہ انسان کو کپڑا ہی دے سکتے ہیں۔ بے شک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خدا کے دیئے ہوئے میں سے دیتے ہیں مگر بہرحال وہ دوسرے کو مکان ہی دے سکتے ہیں۔ بے شک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خدا کے دیئے ہوئے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں مگر بہرحال وہ بیماروں کا علاج ہی کر سکتے ہیں بے شک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کو خدا کے دیئے ہوئے علم سے دوسروں کی حفاظت کے لئے مقدمہ مفت لڑ سکتے ہیں مگر بہرحال وہ مقدمہ ہی بغیر فیس کے لینے کے لڑ سکتے ہیں مگر کوئی انسان دنیا کا ایسا نظر نہیں آسکتا جس کے ہاتھ میں یہ ساری چیزیں ہوں، کوئی انسان ایسا نہیں جس کے ہاتھ میں دلوں کی تبدیلی ہو یہ صرف خدا کی ہی ذات ہے جس کے قبضہ و تصرف میں تمام چیزیں ہیں اور جو دلوں اور نہاں در نہاں جذبات کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے پس جب تک مضطر ہو کر دعا نہ کی جائے اور جب تک چاروں طرف سے مایوس ہو کر اور خدا پر کامل ایمان رکھ کر دعا نہ کی جائے اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی لیکن جب اس رنگ میں دعا کی جائے تو وہ خدا کے عرش پر جا پہنچتی اور قبول ہو کر رہتی ہے ــــ پس دعائیں کرو اور اس شرط کو جو دعاؤں کی قبولیت کے لئے خدا تعالیٰ نے ضروری قرار دی ہے مدّنظر رکھو۔ وقت نازک ہے اور ایک ایک دن قیمتی ہے"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۴۲ء)

رقوم صدقات

احباب جماعت وقتاً فوقتاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں نیز اس سال مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بھی بعض جماعتوں نے حضور کی صحت کے لئے صدقات کی رقوم بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایسے سب احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ یا تو احباب ایسی رقوم پرائیویٹ سیکرٹری کے نام بھیجا کریں تاکہ ان کو متعلقہ امانت میں جمع کرا دیا جایا کرے یا پھر منی آرڈر کے کوپن پر صراحت کر دیا کریں کہ صدقات حضور کی امانت میں رقم جمع ہو تاکہ ایسی رقوم صحیح طور پر مستحقین کے کام آسکیں۔

احباب پر واضح ہو کہ صدقات حضور کی امانت کی رقوم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان خرچ کرنے کے مجاز ہیں۔ اور ان کے دستخطوں سے یہ رقم برآمد ہوتی ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

دعوت ولیمہ

ربوہ ـــ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء بروز اتوار بعد نماز ظہر محترم چوہدری اعظم علی صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ریٹائرڈ) نے اپنے فرزند عابد علی صاحب بٹر ایڈووکیٹ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں تعلیم الاسلام کالج کے بعض ممبران اسٹاف اور دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترم جناب سیّد داؤد احمد صاحب اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔

عابد علی صاحب بٹر کی شادی محترم خان عبد المجید خان صاحب کپور تھلوی کی پوتی خانم عذرا حمید خان صاحبہ بنت عبد الحمید خان صاحب کے ساتھ ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

انصار اللہ ضلع جھنگ کا تربیتی اجتماع

بمقام چنڈ بھروانہ بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء

انصار اللہ ضلع جھنگ کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۶ اپریل کو جمعۃ المبارک کے روز چنڈ بھروانہ کے مقام پر منعقد ہوگا جس میں علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ ضلع جھنگ کے انصار سے بالخصوص اور ضلع سرگودہا کی متصل مجالس کے انصار سے بالعموم توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس اجتماع میں کثرت کے ساتھ شریک ہوں گے۔

۱۵ اپریل کو بروز جمعرات جماعت احمدیہ چنڈ کے زیر اہتمام جلسہ ہوگا جس میں علماء سلسلہ شرکت فرمائیں گے احباب سے التماس ہے کہ از راہ کرم ۱۵ اپریل کی دوپہر تک وہاں تشریف لے جائیں تاکہ اس جلسہ میں بھی کثرت سے شرکت فرما سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸